باب۔56

شراب وجوا

☆ يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا ۔

ترجمہ: لوگ تم سے سوال کرتے ہیں کہ شراب پینا اور جوا کھیلنا کیسا ہے۔ تم کہو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لیے کچھ نفع بھی ہے، مگر ان کا گناہ ان کے نفع سے بہت بڑا ہے۔ (سورۃ البقرہ: آیت219 کا حصہ)

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۔

ترجمہ: اے ایماندارو! شراب اور جوا اور بُت اور پانسے یہ سب شیطان کے ناپاک کام ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہو تا کہ تم کو کامیابی ہو۔ (سورۃ المائدہ : آیت90)

صاحبو! انسان کا حیوان سے امتیاز، عقل ہی کی وجہ سے ہے۔ عربی میں شراب کو خمر کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں، عقل کو ڈھانک دینے والی چیز۔ دیکھو! شراب تمھارے سرمایۂ امتیاز عقل کو برباد کرنے والی شئے ہے۔ شراب کی برائی اور اس کے نقصانات ناقابلِ بیان ہیں۔ تم جانوروں کے اقسام میں کی ایک قسم بن جاتے ہو۔ نہ شرم وحیا، نہ تہذیب، نہ اخلاق۔ سب کچھ برباد۔ نہ خدا کا خیال نہ رسول کی پرواہ۔

ایک بار کسی ظالم حاکم نے ایک شخص کو، تین کاموں میں سے ایک کو کرنے پر مجبور کیا کہ وہ، یا تو ایک شخص کو مار ڈالے، یا ایک عورت سے زنا کرے، یا پھر شراب پیے۔ اس بیوقوف شخص نے شراب کو ہلکا گناہ سمجھا تو پہلے دونوں نہ کرنے کے کام بھی کر بیٹھا۔ اسی لیے شراب کو اُمُّ الْخَبَائِث کہا گیا ہے۔ شراب صرف اسلام میں حرام ہے۔ تیرہ سو (1300) برس کے بعد اب بعض غیر مسلموں کی سمجھ میں آیا ہے کہ شراب بُری چیز ہے۔ چنانچہ جا بجا ترکِ مسکرات (drugs quitting) سوسائیٹیاں قائم ہو رہی ہیں مگر ان کی روش یعنی practice غیر اسلامی ہے اس لیے کوئی خاص فائدہ نہیں ہو پا رہا۔ امریکہ میں شراب چھوڑنے کے لیے بڑی بڑی کوششیں

کی گئیں، مگر چونکہ ایمان پر قائم نہ تھیں لہٰذا سب بے سود گئیں۔ بلکہ حالت بد سے بد تر ہونے لگی۔ آخر تھک کر اس تحریک سے ہاتھ ہی اٹھالیا گیا۔

آج کل یورپ زدگی کی وجہ سے شراب خوری، مسلمانوں میں بھی داخلِ تہذیب ہو گئی ہے۔ کفار پیئیں اِن سے ہم کو کیا تعلق؟ افسوس۔۔۔! مسلمان پی رہے ہیں۔ مرد تو مرد، اب عورتیں بھی پی رہی ہیں۔ ایک عورت کو شراب پلائی گئی تو اس نے تھوڑی دیر بعد کہا کہ میں نہیں سمجھتی کہ تم میں سے کوئی اپنے باپ کو بھی پہچانتا ہو گا۔ آپ کو سن کر تعجب ہو گا کہ ایک دفعہ نمائش گاہ میں عورتوں اور مردوں کی شراب خوری کا مقابلہ کروایا گیا، تو جیت عورتوں کی رہی۔

شراب، خانہ خراب ہے۔ تھوڑی دیر کی فرحت اور ہمیشہ کی لعنت ہے۔ ذرا سے وقت کی شادی اور عمر بھر کی بربادی ہے۔ یہ جام نہیں، خونِ دل ہے۔ یہ لال پری ہے، فتنہ سے بھری ہے۔ پہلے کھیلتی ہے، ہنساتی ہے، پھر آنسوؤں سے رُلاتی ہے۔ گلے ہی پڑ جاتی ہے۔ جو اس کے پنجہ میں گرفتار ہوتا ہے پھر اس سے نکلنا دشوار ہوتا ہے۔ دین و دنیا میں خوار ہے، آخرش فِی النَّارْ ہے۔

شراب خوری کا بھائی، جوئے بازی ہے۔ انسان محنت کر کے کمانے کے لیے پیدا ہوا ہے نہ کہ "مالِ مفت دلِ بے رحم" پر عمل کرنے کے لیے۔ آج کل تو جوئے بازی کا بول بالا ہے۔ قانون میں جوئے بازی جرم ہے۔ مگر جب حکامِ ریاست، خود جوئے میں مبتلا ہوں تو اس جرم پر سزا دے کون؟ بڑے سے چھوٹے تک، غریب سے امیر تک، سب bridge کھیلتے ہیں۔ خالی تاش کھیلنا تو انھیں پسند ہی نہیں۔ جب تک کھیل میں روپیہ نہ لگایا جائے وہ کھیل ہی کیا ہوا۔۔۔؟ جابجا کلب قائم ہیں لیکن اس کے تمام کاموں سے زیادہ دلچسپی بس بِرج ہی کھیلنے میں ہے جو، جُوا ہے۔ گھوڑوں پر قمار بازی تو زمانے سے تھی۔ گذشتہ زمانے میں عرب جُوا کھیلتے تھے تو جانوروں کے گوشت پر۔ ان کا مقصد یہ رہتا تھا کہ جس طرح ممکن ہو غریبوں کو گوشت پہنچائیں۔ اُس وقت کی بُرائی میں بھی بھلائی کا ایک پہلو نکل جاتا تھا۔ اب تو خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ہے۔ دنیا برباد اور آخرت میں بھی منہ کالا۔

{ حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ 2 صفحہ 79 تا 81 پارہ 7 صفحہ 7 تا 11
اور کتابچہ ارشادات صدیقی حصہ اول صفحہ 6 تا 10 مولفہ حسرتؒ}